احسن القواعد

۱۸۸۹ء

(اردو)

بفضل خالق بر و بحر رازق انس و جان
رسالہ ضروریات فارسی نحوی صرفی مقاصد جامع منافع مخزن فوائد معدن عوائد مسمّے بہ
احسن القواعد
١٣٠٦
بعد ترمیم و نظر ثانی جناب مولوی محمد احسن صاحب سابق پروفیسر عربی و فارسی بریلی
کالج بماہ مارچ ۱۸۸۹ء
در مطبع مجتبائی مولوی عبدالاحد واقع دہلی مطبوع گردید

فہرست کتاب احسن القواعد

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

بعد حمد و صلوٰۃ کے خاکسار ہیچدان محمد نجف علی خان متوطن مرادآباد ساکن بریلی اس کتاب کے مطالعہ کرنیوالون کیخدمت مین التماس کرتاہے کہ جب اس فقیر کو جناب نوشیروان معدلت حاتم سخاوت زیبا صورت پسندیدہ سیرت دقیقہ رس صحیح نفس بیدار مغز صحیح القیاس رفیق نواز قدر شناس صدر دانش انجمن جناب ایم کیمپسن صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی نے بریلی کالج مین مدرس مقرر فرمایا اور مین نے طلبہ کو پڑھایا اور کلکتہ یونیورسٹی کے سوالات امتحان کو دیکھا تو طلبہ کو نہایت کم استعداد اور سوالات کو ایسا مشکل پایا کہ طلبہ کالج کا تو کیا ذکر اچھے مستعد طلبہ بھی انکے جواب دفعتہ بدون کتاب منتہی کے نہ بتا سکین اسلئے مین نے قواعد فارسی کو بطور سوال و

جواب لکھکر طلبہ کو یاد کرایا اِس ترکیب سے اُنکو قواعد کا یاد کرنا اور سوالات امتحان کا سمجھ کر جواب لکھنا آسان ہوگیا اور چونکہ مصنفین اور مؤلفین قواعد فارسی نے بیان قواعد مین سوائے چھوٹی چھوٹی مثالون کے بڑی عبارتون اور جملون کی ترکیب نہین لکھی اِس سبب سے اکثر ذہی استعداد دنکو بھی ترکیب لکھنی دشوار ہوتی تھی اِس خیال سے مین نے کچھہ قواعد ترکیب لکھنے کی اور ہر طرحکے جملون اور بڑی عبارتون کی ترکیب بھی لکھکر طلبہ کو سمجھائی جس سے اُنکو ترکیب لکھنی خوب آگئی اور نیز مصادر عربی اور اونکے اسماء مشتقہ اور حروف اصلی اور زوائد کی پہچان اور اسماء کی تثنیہ و جمع وغیرہ کا بیان لکھکر یاد کرایا کہ فارسی مروجہ زمان حال کہ عربی سے مخلوط ہی بدون اِن امور کے یاد کرنے کے نہین آتی پھر تو طلبہ کا یہہ حال ہوا کہ بریلی کالج کی طالبعلم کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان عربی و فارسی مین سب کامیاب ہونے لگے ایک متنفس بھی بے نیل نہوا بلکہ اِسکے سبب سے انگریزی کے صرف و نحو کا بھی یاد کرنا آسان ہوگیا جب نومبر ۱۸۷۸ء مین مین اپنے عہدہ سے مستعفی ہوا جب ہی سے تنزل کی ابتدا پڑ گئی چنانچہ دونو زمانون کی طلبہ کے نمبرون کے مقابلہ سے یہہ امر ظاہر ہوسکتا ہے۔

اب بعض مدرسین بریلی کالج اور اکثر احباب فارسی خوانان شہر نے مجھ سے استدعا کی کہ رسالہ مذکور کو از سر نو لکھون خصوصاً مخدومی و شفیقی مولوی محمد منیر صاحب کا اصرار اسباب مین حد سے متجاوز ہوا لہٰذا اُن مسودات پریشان کو جمع کرکے چند محاورات و مصطلحات فارسی اور اقسام نظم و نثر اور ضرب الامثال مستعار فہ اور کسیقدر تشبیہات و مناسبات اور کچھہ صنائع اور عروض و قوافی کو اُنپر اضافہ کرکے یہ رسالہ

ایک تمہید اور دس بابون کا مرتب کیا اور بنظر اصلاح خدمت مین اُستادی و مخدومی
جناب مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی گذرانا الحمد للہ کہ جناب ممدوح نے رسالہ کو
تمام و کمال بنظر توجہ ملاحظہ فرما کر محو و اثبات بجا سے مزین فرمایا اور ایک تقریظ اسپر
تحریر فرمائی جو آخر رسالہ مین مندرج ہے ۔
اور واضح ہو کہ پہلے اِس سے اِس رسالہ کے ابواب صرف و نحو کو مولوی محمد منیر صاحب
نے ۱۸۶۸ء مین چھپوایا بھی تھا جو اُنہین دنون مین ہاتھون ہاتھ فروخت
ہو گیا تھا

تمہید بعض اصطلاحات کے بیان مین

س زبان فارسی کے کَے قسم ہے اور اونمین سے کئے زبانین بہت بولی جاتی ہین ج
سات قسم سُغدی سکزی زابلی ہروی فارسی پہلوی دری ۔ اور اونمین
سے پچھلی تین زیادہ مستعمل ہین س حروف علت کیا کیا ہین اور اُنکے نام کیا ہین
ج واو الف یا اور انکو اخوات اعراب اور حروف مد اور لین بھی کہتے ہین
س اعراب کسے کہتے ہین اور اُسکے اقسام کے نام عربی مین کیا ہین اور جس
حرف پر یہہ اعراب آتے ہین اسکا نام کیا ہوتا ہے ج اعراب حرکت کو کہتے
ہین اور وہ تین قسم ہے ۔ فتحہ یا نصب زبر کو ۔ کسرہ ۔ یا جر زیر کو ضمہ یا رفع
پیش کو کہتے ہین اور جس حرف پر یہ اعراب آتے ہین اُسکو متحرک کہتے ہین پس فتحہ
والے کو مفتوح یا منصوب اور کسرہ والے کو مکسور یا مجرور اور ضمہ والے کو
مرفوع یا مضموم کہتے ہین جیسے غلامی کا غ مضموم ہے اور لام مفتوح اور میم مکسور

س جزم اور سکون کسے کہتے ہین اور جسپر یہہ آتے ہین اسکا کیا نام ہوتا ہی ج
حرکت کے نہونے کو جزم کہتے ہین بشرطیکہ ماقبل اسکا متحرک ہوا اور جس حرف پر
جزم یا سکون ہوتا ہی اوسے مجزوم یا ساکن یا زدہ کہتے ہین جیسے شد کے دال
س وقف کسے کہتے ہین اور موقوف کیا ہی ج سکون کے بعد اعراب کے
نہونے کو وقف بولتے ہین اور موقوف وہ حرف غیر متحرک ہی جسکے پہلے حرف ساکن
ہو جیسے اسپ کی پ س مشدد کسکو کہتے ہین ج جس حرف پر تشدید ہوا اور
وہ دو دفعہ پڑھا جاوے جیسے فرّخ اور خرّم کی ر س الف ممدودہ اور
مقصورہ کسکو کہتے ہین ج فارسیون کی اصطلاح مین جو الف بڑھا کر پڑھا
جاوی جیسے لفظ آب مین وہ ممدودہ ہی اور اوسکے سوا اور الف مقصورہ مین جیسی
اگر مین س تنوین کسکو کہتے ہین ج دو زیر یا دو زبر یا دو پیش کو کہتے ہین اور جس
حرف پر ایک سی دو حرکتین ہوتی ہین تلفظ مین اسکے آخر نون پڑھا جاتا ہی اور زبر
کی تنوین مین آخر کو الف ہوتا ہی جیسے فوراً اور اتفاقاً مین لیکن اگر حرف آخر ۃ مدور
ہو تو الف نہین لکھتے جیسے تذکرۃً

باب اوّل صرف کی بیانمین

س علم صرف کی تعریف اور غرض کیا ہے ج صرف سی اشتقاق اور گردان
کلمہ اور تعلیل وغیرہ معلوم ہوتی ہی اور غرض اس سی یہہ ہی کہ متکلم لفظ صحیح بولے
س کلمہ کے تعریف اور اقسام کیا مین ج کلمہ وہ لفظ بامعنی ہی جسکو آدمی بولے
اور اسکی تین اقسام ہین اسم فعل حرف اور انکو تین فصلون مین بیان کرتی ہین

فصل اوّل اسم کے بیان مین - س اسم کسکو کہتے ہین اور وہ کی قسم ہے ج اسم وہ ہے جو نام ہو کسی شی کا اور اُسکی دو قسمین ہین اسم ذات اور اسم صفت پس اسم ذات وہ ہے جو نام ہو ذات کسی شے کا جیسے شیر انار - درخت - نیکی - بدی اور اسم صفت وہ ہے جسمین کوئی معنی وصفی پائے جاتے ہون جیسے نیک و بد وغیرہ س از روی تقسیم صرفی مطلق اسم کی کے قسمین ہین ج تین جامد مصدر مشتق س اسم جامد کی تعریف اور اقسام کیا ہین ج جامد اسم غیر مشتق اور غیر مصدر کو کہتے ہین اور اسکی دو قسمین ہین نکرہ اور معرفہ جیسے مرد شتر زید خوب س نکرہ کسکو کہتے ہین ج اسم غیر معین کو نکرہ کہتے ہین س معرفہ کی تعریف اور اقسام اور خاصیت کیا ہے ج معرفہ وہ ہے جو شئے معین پر دلالت کرے اور اوسکی سات قسمین ہین علم ضمیر اسم اشارہ موصول معہود ذہنی یا خارجی مضاف پانچون قسمون مذکورہ کی طرف منادی اور خاصیت معرفہ کی یہہ ہے کہ وہ صفت نہین ہوتا ہے س علم کی تعریف اور اقسام تبلاؤ ج علم وہ ہے جو کسی شئی معین کا نام ہو جیسے زید اور اسکو اسم خاص یا جزئی حقیقی بھی کہتے ہین اور سوای اسکے پانچ قسمین اور ہین *

اوّل کنیت جو باپ یا بیٹے وغیرہ کی اضافت سے ہو جیسے ابو القاسم ابن عباس دوم خطاب جو بڑون کی طرف سے کسیکو دیا جاے جیسے شرف الدولہ - سوم عرف جیسے کالیخان سے کلن اور حافظ شیرازی وغیرہ - چہارم تخلص جیسے سعدی اور عرفی پنجم لقب جسمین معنی وصفی ملحوظ ہون جیسے جلال الدین لقب اکبر بادشاہ کا س ضمیر کسکو کہتے ہین اور مرجع کیا ہے ج ضمیر وہ لفظ ہی کہ

بجاے اسم سابق مذکور شدہ کی جسکو اُسکا مرجع کھتے ہین لایا جاوے دس اضمار قبل الذکر
اسکو کھتے ہین ج مرجع سے ضمیر کے مقدم لانے کو کھتے ہین جیسے ؎ دگر نماند متاعش
در دکان نرگس ۞ مین ضمیر شین اپنے مرجع نرگس سے پھلے لای گئی ہے س ضمیر کی قسم ہے
اور ہر ایک کی تعریف کیا ہے ج اول ضمیر کی دو قسمین ہین متصل اور منفصل متصل وہ جو
کلمہ سے ملی ہوئی آدے جیسے کردم مین میم اور کتابش کا شین - اور منفصل وہ ہے جو علیحدہ
کلمہ سے ہو جیسے مَن اور تو اور پھیر ہر ایک کی تین تین قسمین ہین اول مرفوع جسکو
فاعلی بھی کھتے مین وہ ہے جو کسی فعل کا فاعل یا مبتدا ہووے جیسے آمدم یا او حاضر است
دوم منصوب جسکو مفعولی بھی کھتے مین وہ ہے جو فعل کا مفعول ہو جیسے زوندش سوم
مجرور جسکو اضافی بھی کھتے ہین جو مضاف یا حرف جر کے بعد واقع ہو جیسے غلامم اور تبو لوکل
ضمیرین چھہ قسم ہوئین مرفوع متصل مرفوع منفصل منصوب متصل منصوب منفصل
مجرور متصل مجرور منفصل س ضمیر متصل کی کی قسمین ہین مع تعریف تبلاو ج دو قسمین
مستتر اور بارز مستتر وہ ہے جسکے لئے کوئی لفظ فعل مین نہو اور معنی اوسکے لئے جاوین جیسے
کرد مین ضمیر غائب مستتر ہے اور یہہ ہمیشہ صیغہ واحد غائب مین مستتر ہوا کرتی ہے اور صرف
امر و نہی کے واحد حاضر من بھی مستتر ہوتی ہے اور بارز وہ ہے جسکے لئے کوئی لفظ فعل
مین لگایا جاوے جیسے آمدی مین ی س کل ضمائر متصل کتنی ہین اور کسوقت مین کس کس
معنی کا فائدہ دیتی ہین ج دس ہین م یم ی ید ند مان ت تان ش شان - ان مین سے
اول کے پانچ متصل فاعلی ہین یعنی جب اونکے پھلے فعل آتا ہی تو وہ ضمیرین متصل
فاعل فعل مذکور کا ہوتی ہین جیسے رفتم رفتیم اور آخر کی پانچ مع م کے متصل مفعولی
ہین بشرطیکہ انسے پھلے فعل متعدی واقع نہو جیسے کُندم اور زوندمان اور بردندت

وغیرہ اور یہی چھوٹوں متصل اضافی ہونگی اگر اسے پہلے کوئی اسم آوے جیسے کتابم
اور غلامت اور ناماش وغیرہ اور ان ضمیروں پر حرف جر نہیں آتا س کل ضمائر
منفصل کے ہین اور کس وقت مین کس کس معنی کا فائدہ دیتی ہین ج چھہ من ما
تو شما او یا وے او شان یا ایشان - جب یہہ فعل سے پہلے آتے ہین
یا مبتدا ہوتی ہین تو فائدہ منفصل فاعلی کا دیتے ہین جیسے من نوشتم یا من
حاضرم اور جب را انکے آگے آتا ہے تو منفصل مفعولی کا اور اسوقت
نون لفظ من کا اور واو لفظ تو کا گر جاتا ہے مرا اور ترا بولتے ہین اور جب
کوئی اسم یا حرف جر آتا ہے تو فائدہ منفصل اضافی کا دیتے ہین جیسے کتاب تو
از من س ضمائر متصل مین کچھہ اور بھی تغیر ہوتا ہے ج ہان ضمائر متصل فاعلی
اور اضافی اگر ایسے کلمہ سے ملحق ہون جسکے آخر ہاے مختفی ساکن ہو تو ان سے پہلے
الف بڑھا دیتے ہین جیسے ساختہ ات اور گفتہ ام وغیرہ اور اگر ضرورت کے
باعث ضمیر مقدم ہو جاتی ہے اور بعد ساکن کے آتی ہے تب بھی الف بڑھاتے ہین
جیسے ؎ چو نامم توام جان نوازی کند ۔ اور اگر ایسے کلمہ مین ملین جسکے آخر
مین الف ہو یا واو تو صرف اضافی مین ضمیر سے پہلے ی بڑھا دیجاویگی جیسے پایم
خدایم اور رویش اور بویت س لفظ خود یا خویش یا خویشتن کسوقت
بجاے ضمیر کے استعمال کئے جاتے ہین ج جب کوئی اسم یا ضمیر کسی جملہ مین
اول مبتدا یا فاعل واقع ہوکر پھر وہی اسم یا ضمیر مضاف الیہ واقع ہو تو ایسی
حالت مین بجاے پچھلے اسم یا ضمیر کے یہہ الفاظ مستعمل ہوتے ہین جیسے زید بخانہ خود
موجود است یا زید عمرو را بخانہ خویشتن برد س لفظ خود و خویشتن کبھی اور

معنی کا بھی فائدہ دیتی ہین ج کبھی ضمیر ماقبل کی تاکید کے لئے بھی آیا کرتے
ہین جیسے ؎ او خویشتن گم است کرا رہبری کند س سوائے لفظ خویش وغیرہ
کے اور الفاظ بھی بجائے ضمائر استعمال کئے جاتے ہین ج ہان چنانچہ
بجائے ضمیر متکلم بندہ مخلص وغیرہ اور بجائے ضمیر مخاطب خداوند قبلہ
وغیرہ اور بجائے ضمیر غائب جناب موصی الیہ وغیرہ جو انشاؤن مین بکثرت
موجود ہین س اشارہ اور مشارٌ الیہ کی تعریف مع مثال تبلاؤ
ج اسم اشارہ وہ ہے جس سے کسی چیز محسوس کیطرف اشارہ
کرین اور جس چیز کی طرف اشارہ کرتے ہین اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہین
اور اشارہ کے لئے دو لفظ ہین آن واسطے اشارہ بعید کے اور این واسطے
اشارہ قریب کے آتا ہے اور عربی کا اشارہ قریب ہذا بھی فارسی مین
بہت مستعمل ہے اور اشارہ محسوس اور غیر محسوس دونو کیطرف ہوسکتا ہے
س اسم موصول کسے کہتے ہین اور اسکے واسطے کیا کیا لفظ ہین ج اسم موصول
وہ اسم ہے جسکے آگے ایک جملہ بطور بیان واقع ہو اور اِس جملہ کو صلہ کہتے ہین اور
صلہ اور موصول کے درمیان ایک کاف ضرور لایا کرتے ہین اور لفظ آن تنہا یا
کسی اسم سے ملکر فائدہ اسم موصول کا دیتا ہے اور ایسے ہی یائے مجہول کسی اسم
کے آخر ملکر موصول کا فائدہ دیتی ہے اور لفظ آنکہ آدر آنانکہ ہرکہ ہر آنکہ انچہ
ہر آنچہ اسمائے موصول ہین جیسے ؎ آنکس کہ مرا بکشت و باز آمد پیش
لفظ آنکس اسم موصول ہے اور ؎ کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند + مین لفظ
کسانی اسم موصول ہے س معہود ذہنی اور خارجی کسکو کہتے ہین ج معہود
ذہنی وہ اسم نکرہ ہے جو ذہن متکلم یا مخاطب مین مشخص ہو مثلاً لفظ دشمن سے اگر

اسم اشارہ

اسم موصول

معہود

مراد زید وغیرہ کوئی شخص معین ہو تو اوسوقت مین اسی معہود ذہنی کہین گے
اور معہود خارجی وہ نکرہ ہی جو کسی خاص وجہ سے ذات معین پر دلالت کری جیسے
لفظ خلیل سے ذات ابراہیم علیہ السلام سمجھی جاتی ہے س ایسے اسمار نکرہ گے
شاایین دو چنمین بسبب اضافت تعریف آگئی ہو ج جیسے غلام زید اور برادر
او آورر ہزو آنطرف آنور ہمراہی شخصیکہ دیروز آمدہ بود اور پدر خلیل
س ساتوین قسم معرفہ کی مع تعریف بتلاؤ ج ساتوین قسم منادی
ہے اور منادی اُسے کہتے ہین جو پکارا جاوے جیسے اے زن س
منادی مین اور کون اسم داخل ہے ج مندوب بھی منادی مین داخل
ہے اور مندوب وہ ہے جسے بوجہ حزن یا تاسف یاد کرتے ہین جیسے واسے
نصیب س مصدر کی تعریف اور اقسام تبلاؤ ج مصدر وہ اسم ہے
جو کسی سے کے ہونے یا کرنے پر دلالت کرے اور اسکے آخر دن یا تن ہو اور
اُسکی چار قسمین ہین متصرف اور مقتضب وضعی اور غیر وضعی یا جعلی س
اقسام مصدر کی تعریف و امثلہ بتاؤ ج متصرف وہ جس سی تمام افعال مشتق
ہوتی ہین جیسے کردن اور مقتضب وہ جو ایسا نہو جیسی سختن بمعنی فہمیدن اور وضعی
وہ جسے واضع فارس نے بنایا ہو جیسے گردیدن اور آمدن وغیرہ اور غیر وضعی یا
جعلی وہ جو کسی اور زبان کے لفظ مین علامت مصدر دن یا تن بڑھا دین جیسے
طلب سی طلبیدن اور چال سے چلیدن وغیرہ س اسم مشتق کی تعریف مع اقسام
بیان کرو ج اسم مشتق وہ ہی جو مصدر سے بنایا جاوے اور اُسکی چھہ قسمین ہین
اسم فاعل اسم مفعول اسم حالیہ اسم ظرف اسم آلہ حاصل مصدر س
اسم فاعل کی تعریف بیان کرو ج اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر

منادی
مصدر
مشتق
اسم فاعل

دلالت کرے جس سے فعل صادر ہوا ہو یا اوسکے ساتھہ قائم ہو جیسے زنندہ اور میرندہ
س اسم فاعل کے اقسام اور اونکے بنانیکا قاعدہ کیا ہے ج اوسکی دو قسمین ہین
اول قیاسی جو امر حاضر کے آخر ندہ لگانے سے بنتا ہے جیسے گوی سے گوینده ۔ دوم
سماعی جو امر حاضر یا ماضی کے آخر الف یا گار یا آر بڑھانے سے بنتا ہی جیسے بین سے
بینا اور آمرزگار پروردگار نمودار وغیرہ ۔ اور عربی کا اسم فاعل جو فاعل کے
وزن پر ہوتا ہے وہ بھی فارسی مین بہت آتا ہے جیسے کاتب اور عالم وغیرہ س اسم
مفعول کسکو کہتے ہین اور کیونکر بنتا ہے ج اسم مفعول وہ اسم مشتق ہی جو ایسی
ذات پر دلالت کرے جسپر فعل واقع ہوا اور وہ ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کرنے
سے بنتا ہے جیسے کشت سے کشتہ اور عربی کا اسم مفعول جو مفعول کے وزن پر
ہو وہ بھی فارسی مین اکثر مستعمل ہے جیسے مطلوب اور معلوم وغیرہ س اسم حالیہ
کی تعریف کیا ہے اور کیونکر بنتا ہی ج اسم حالیہ وہ اسم مشتق ہی جس سے فاعل
یا مفعول کی کیفیت یعنی صدور یا وقوع فعل بطور تواتر و استمرار پایا جاوے اور وہ امر
حاضر کے آخر الف نون زیادہ کرنے سے بنجاتا ہی جیسے خندان س اسم ظرف و اسم آلہ
کیا ہی اور کیسے بنتے ہین ج اسم ظرف وہ ہی جس سے مکان یا زمان فعل سمجھا جاے اور
طریقہ ظرف مکان کے بنانے کا یہ ہی کہ واحد امر حاضر کے شروع مین اسم کے آنے
سے بنتا ہی جیسے زرخیز بمعنی جائے خاستن زر اور کبھی حاصل مصدر پر گاہ لگانے
سے بنتا ہی جیسے آرامگاہ اور ظرف زمان فارسی کی بھی یہی صورت ہے جیسے سحرگاہ
اور اسم آلہ وہ ہے جو فعل کا واسطہ یعنی اوزار ہو اور وہ بھی امر اور اسم کے ملنے سے
بنتا ہی جیسے فتیلہ سوز یعنی آلہ سوختن فتیلہ اور عربی کا اسم ظرف مفعل اور مفعلہ

اسم مفعول

اسم حالیہ

اسم ظرف و اسم آلہ

کے وزن پر جیسے مکتب اور مدرسہ اور اسم آلہ مفعل اور مفعال کے وزن پر جیسے
مجمر اور میزان بھی فارسی مین مستعمل ہین س حاصل مصدر کسکو کہتے ہین اور کیونکر
بنتا ہی ج حاصل مصدر وہ اسم مشتق ہی جو کیفیت معنی مصدری پر دلالت کرے
اور اسکے بننے کے کئی طور ہین کبھی صرف صیغہ امر حاضر اسکے معنی مین آتا ہی اور اکثر اوسکے
آخر ش کبھی اک کبھی اسکے پہلے کوئی اسم بڑھا دیتے ہین جیسے سوز اور دانش
پوشاک قدبوس اور کبھی صرف صیغہ ماضی مطلق اسکے معنی دیتا ہی کبھی اسکے آخر
ار یا نی بڑھا دیتے ہین جیسے گفت ورفتار وآمدنی کبھی ماضی اور امر دونو ملکر اسیکا
فائدہ دیتے ہین جیسے گفتگو اور جستجو اور کبھی اسم مفعول کے آخر ی بڑھا دیتے ہین اور
اسوقت ہ اسم مفعول کی گ سے بدل جاتی ہی جیسے افسردگی س اسما کی جمع
بنانے کا کیا قاعدہ ہی ج جمع بنانے مین اسم ذیروح کے آخر آن اور غیر
ذیروح کے آخر ہا بڑھاتے ہین جیسے پدران اور گلہا اور کبھی اس قاعدہ کے
خلاف بھی جمع آجاتی ہے جیسے درختان اور اژدرہا اور یاد رہے کہ جس اسم
ذیروح کے آخر الف یا واو ہوتا ہے اوسکے آگے ایک ی اور زیادہ کرتے ہین اور
جسکے آخر ہ ہی اوسکو گ سے بدل لیتے ہین جیسے دانایان خوشخویان بندگان اور
جمع غیر ذیروح مین ی نہین لاتے اور ہ گر جاتی ہے جیسے شاہا اور بوہا اور خامہا

فصل دوم فعل کے بیان مین

(س) مصدر سے کتنے فعل مشتق
ہوتے ہین ج چھہ فعل نکلتے ہین۔ ماضی۔ مضارع۔ حال۔ مستقبل۔ امر۔ نہی س
ماضی کی کتنی قسمین ہین ج چھہ قسمین ہین مطلق۔ قریب۔ بعید۔ شکیہ۔ استمراری۔
تمنائی س ماضی مطلق کسکو کہتے ہین اور کیسے بنتی ہے ج ماضی مطلق وہ فعل ہی

ماضی مطلق

جس سے زمانہ گذشتہ بدون قید قریب و بعید کے سمجھا جاوے اور وہ مصدر
کے آخر کے نون اور اسکے ماقبل کی حرکت دور کرنے سے بنجاتی ہے جیسے گفتن
سے گفت س ماضی قریب کی تعریف کیا ہے اور کیونکر بنتے ہی ج ماضی
قریب وہ ہے جسمین زمانہ گذرا ہوا پایا جاوے اور اُسے گذرے ہوئے تھوڑا
عرصہ ہوا ہوا اور وہ ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کرکے لفظ است بڑھانے
سے بنجاتی ہے جیسے گفتہ است اور کبھی بدون است کے بھی بولتے ہین
س ماضی بعید مع تعریف و قاعدہ بیان کرو ج ماضی بعید وہ ہے کہ جسکی
زمانہ کو گذرے ہوے زیادہ عرصہ ہوا ہوا اور وہ ماضی مطلق کے آخرہ زیادہ
کرکے لفظ بود بڑھانے سے بنتی ہے جیسے گفتہ بود س ماضی شکیہ کے بنانیکا
قاعدہ اور تعریف بتلاؤ ج ماضی شکیہ وہ ہے جسمین زمانہ گذشتہ اور ایک قسم کا
شک پایا جاوے اور وہ ماضی مطلق کے آخرہ زیادہ کرکے لفظ باشد بڑھادینے
سے بنتی ہے جیسے گفتہ باشد اور اسکو ماضی احتمالی بھی کہتے ہین س ماضی
استمراری کی تعریف اور اسکے بنانیکا قاعدہ کیا ہے ج ماضی استمراری وہ فعل
ہے جسمین ہمیشگی پائی جاوے اور فعل کا ہوچکنا نہ سمجھا جاوے اسی جہت سے
اس ماضی کو دوامی اور ناتمام بھی بولتے ہین اور وہ ماضی مطلق کے اول لفظ
می یا ہمی بڑھانے سے بنجاتی ہے جیسے میگفت یا ہمی گفت س ماضی تمنائی کسے
کہتے ہین اور کیونکر بنتی ہے ج ماضی تمنائی وہ ہے جسمین فعل کی آرزو پائی جاوے
اور اسکو ماضی شرطیہ کہتے ہین اسوجہ سے کہ معنی آرزو بعد حرف شرط کے پیدا
ہوتے ہین اور وہ ماضی مطلق کے آخر یاء مجہول بڑھانے سے بنجاتی ہے جیسے گفتی اور یاد
رہے کہ اس ماضی کے صرف تین صیغے مستعمل ہین دو غائب کے ایک واحد متکلم کا

س کیا صیغہ تمنائی اور استمراری کسی اور معنی کا بھی فائدہ دیتا ہی ج ہان
ماضی استمراری تمنائی کے معنی مین اور تمنائی استمراری کے معنی مین آتی ہی
س پھر تمنائی اور استمراری مین کیا فرق رہا ج فرق یہی ہے کہ یہہ دونو اگر
بعد حرف شرط کے واقع ہونگی تو تمنا کے معنی ہونگی ورنہ استمراری ہونگی س
یہانتک سب ماضیون سے صیغہ واحد غائب کے بنانیکا قاعدہ مذکور ہوا باقی
اور صیغے کسطرح بنتے ہین ج ہر فعل سے چھہ چھہ صیغے آتے ہین واحد غائب
جمع غائب واحد حاضر جمع حاضر واحد متکلم جمع متکلم اور انمین سے ایک صیغہ
مذکور ہوا باقی اوسکے آخر چار ماضیون مین ضمائر متصل فاعلی بڑہانے سے
بنجاتے ہین جیسے گفت گفتند گفتی گفتید گفتم گفتیم ماضی مطلق مین اور گفتہ است
گفتہ اند گفتہ گفتہ اید گفتہ ام گفتہ ایم ماضی قریب مین اور گفتہ بود گفتہ بودند
الخ ماضی بعید مین اور میگفت میگفتند الخ ماضی استمراری مین اور ماضی
شکیہ مین ضمائر بعد شین کے آتی ہین جیسے گفتہ باشد گفتہ باشند گفتہ باشی
الخ اور ماضی تمنائی مین ضمائر یای مجہول سے پہلے لاحق ہوتے ہین جیسے
گفتے گفتندے گفتمے س ماقبل آخر علامت ماضی اکثر کیا کیا حرف آتے
ہین ج ماقبل آخر علامت ماضی کا ہمیشہ ان گیارہ حرفون مین سے جنکا
مجموعہ یہہ ہے (شرف آموزی سخن) ایک حرف ہوتا ہے س مضارع کسے کہتے
ہین اور کیسے بنتا ہی ج مضارع وہ فعل ہی جسمین دو زمانی حال و استقبال پائی جاوین
اور اسکو بنانیکا مصدر سی عام قاعدہ یہ ہی کہ علامت مصدر دن یا تن کو گرا کر دال
ساکن آخر مین ملا دین اور اس سی پہلے حرف کو فتحہ دین جیسے پروردن سی پرورد
مگر بموجب مرقومہ بالا پہلا حرف کوئی نہ کوئی گیارہ حرفون مین سی ہوتا ہی اور ان حرفون

ماضی تمنائی

مضارع

مین سواے ن کے کچھ تغیر مضارع بنانے مین واقع ہوتا ہے لہذا ہر ایک حرف کا
بیان جداگانہ بترتیب لکھا جاتا ہے ؂

اگر علامت مصدر گرانے کے بعد الف رہے تو وہ بھی مضارع مین محذوف ہو جائیگا
جیسے نہادن سے نہد اور ایستادن سے ایستد مگر صرف ایک مصدر مین الف مذکور ہاے
ہوز سے بدل جاتا ہی جیسے دادن سے دہد اور دو مصدرون مین حذف نہین ہوتا بلکہ
اسکے بعد ی مضارع مین زیادہ ہو جاتی ہی جیسے کشادن سے کشاید اور زادن سے زاید

اور اگر خ رہے تو وہ اکثر مصدرون مین ز سے بدل جائیگی جیسے بختن سے بیزد اور آموختن
سے آموزد مگر مصدر فروختن مین ش سے بدلتی ہے اور شناختن مین س سے اور
گسیختن مین ی اور خ دونو کی جگہہ ل مضارع مین آتا ہی اور پختن مین ہر چند ز سے
بدلتی ہی مگر مضارع مین پزد بفتحہ اول لکھتے ہین ؂

اور ر صرف مصدر کردن مین ن سے بدلتی ہی اور کند بضم اول لکھتے ہین اور مصدر
مردن مین ر سے پہلے ی زائد کرتے ہین اور میرد بکسر میم ہو جاتا ہے اور بردن کے
مضارع مین ب کو فتحہ ہو جاتا ہے ؂

اور مصدر کی دور کرنے کے بعد ر صرف ایک مصدر زدن مین رہتی ہی مضارع
مین اوسکے بعد ن بڑھا کر زند بولتے ہین ؂

اور اگر س رہے تو جسقدر تغیر اسمین ہوتا ہی اور کسی حرف مین نہین ہوتا یعنی اکثر تو
حذف ہو جاتا ہی جیسے بائستن اور شائستن مین باید و شاید اور ایک مصدر مین مع
ماقبل کے ی کے حذف ہوتا ہی جیسے نگریستن سے نگرد اور کہین ہ سے بدلتا ہی جیسے
کاستن سے کاہد اور خواستن سے خواہد اور کہین ی سے جیسے پیراستن سے پیراید اور کہین د ی

سے جیسے جستن بالضم سے جوید اور کہین ن و سے جیسے بستن سے بند واور ایک مصدر
مین ن سے جیسے شکستن سے شکند بالکسر اور ایک مصدر مین ی ن سے جیسے نشستن سے
نشیند اور ایک مین ز سے جیسے خاستن سے خیزد باماله الف اور ایک مین ل سے
جیسے گسستن سے گسلد اور ایک مین او سکے ماقبل ی زائد ہوتی ہی جیسے رستن سے
رسید اور ایک مین بعد کو ت زائد ہے جیسے خستن سے خستد ہ۔

اور اگر ش رہے تو وہ ر سے بدل جاتا ہے جیسے کاشتن سے کارد مگر ایک مصدر مین
تبدیل نہین ہوتی جیسے سرشتن سے سرشد اور ایک مین ش کے بعد و زائد ہوئی ہی
جیسے شدن سے شود بفتح اول اور ایک مصدر مین ز سے بدلا ہی افراشتن سے افرازد
اور ایک مین ی سے برشتن سے برید اور ایک مین ل سے ہشتن سے ہلد اور ایک
مین ی س سے نوشتن سے نویسد اور ایک مین ر د سے جیسے نوشتن بمعنی طے کردنسے نوردد
اور اگر ف رہے تو ب سے بدلجائیگی جیسے یافتن سے یابد اور تین مصدرون مین و سے
بدلتی ہے یعنی رفتن اور کافتن اور شنفتن کا مضارع رود اور کاود اور شنود
آیا ہے اور تین مصدرون مین تبدیل نہین ہوتی یعنی بافتن اور شگافتن اور شگفتن
مین اور ایک مین یعنی پذیرفتن مین حذف ہو جاتی ہی مضارع پذیرد ہی اور گرفتن مین
حذف کے ساتھ گ کے بعد ی زائد ہوتی ہی گیرد بولتے ہین اور ایک مین د ی سی بدلتی
ہے جیسے گفتن سے گوید اور ایک مین ف کے بعد ت زائد ہوتی ہی جیسے سفتن سے سفتد
اور ایک مین س پ سے بدلتی ہے جیسے خفتن سے خسپد ہ۔

اور م صرف ایک مصدر آمدن مین رہتا ہے اور مضارع مین ی سے بدلجاتا ہی
اور آید بولتے ہین اگر د رہی تو او سکو الف اور ی سے بدلتے ہین جیسے آسودن سے آساید

اور پیمودن سے پیما پیدا اور رتین مصدرون مین تبدیل نہین ہوتی یعنی بودن اور شنودن
اور غنودن کا مضارع بود اور شنود اور غنود قاعدہ کے بموجب آتا ہے اور اگر
علامت مصدر سے پہلے ی ہو تو وہ بھی مضارع مین گر جائیگی جیسے ارزیدن
سے ارزد اور بریدن سے برد اور دو مصدرون آفریدن اور گزیدن مین حذف
نہین ہوتی بلکہ اوسکے بعد ن زیادہ کرتے ہین اور آفرنید اور گزنید کہتے ہین
اور ایک مصدر مین مضارع خلاف قیاس دوسرے حروف سے آتا ہی
یعنے دیدن سے بنید غرض کہ مضارع بنانے کا اب اکثریہ قاعدہ جو بمنزلہ کلیہ کے
ہے یہہ ہوا کہ مصدر سے دن یا تن گرادو اور دن سے پہلے اگر الف یا ی ہو
اوسکو بھی گرادو اور اگر د ہو تو اسکو الف ی سے بدل دو اور تن کے پہلے
خ ہو تو ز سے بدلو اور س ہو تو حذف کر دو اور ش ہو تو ر سے اور
ف ہو تو ب سے بدل لو پھر دال ساکن آخر مین ملاؤ اور راسکے ماقبل
کو فتحہ دو صیغہ واحد غائب بنجائیگا اور ضمیرین فاعلی لگاؤ تو دال کو حذف
کر کے لگاؤ جیسے پرورد پرورند پروری پرورید پرورم پروریم س
مضارع دوامی کیونکر بنتا ہے ج ماضی شکیہ کے پہلے لفظ می بڑھانی سے
بنجاتا ہے جیسے سگفتہ باشد وغیرہ س فعل حال کی تعریف اور اسکے بنانیکا
قاعدہ کیا ہے ج حال وہ فعل ہے جو زمانہ موجود سے تعلق رکھے اور وہ
مضارع کے پہلے می یا ہمی بڑہانے سے بنجاتا ہی جیسے میگوید میگویند میگوئی الخ
یا ہمی گوید ہمیگویند الخ س فعل مستقبل کسکو کہتے ہین اور کیسے بنتا ہے ج فعل
مستقبل وہ ہی جسمین زمانہ آئیندہ پایا جاوے اور اسکو ماضی مطلق کی پہلے لفظ خواہد
اور بعض وقات تواند بڑھا کر بناتی ہین جیسے خواہد گفت یا تواند کرد۔ مگر یاد رہی کہ مستقبل

مضارع بنانیکا قاعدہ

حال

مستقبل

مین صیغہ واحد غائب ماضی بدستور رہتا ہے اور ضمائر فاعلی لفظ خواہد یا تو آخر مین
بڑھائے جاتی ہین جیسے خواہد گفت خواہند گفت خواہی گفت خواہید گفت خواہم

امر و نہی

گفت خواہیم گفت اسیطرح تواند گفت توانند گفت الخ س امر و نہی کیسے بنتے ہین
ج امر غائب اور متکلم تو مضارع کے پہلے لفظ باید کہ اور رلازم کہ بڑھانے سے
بنتا ہی جیسی باید کہ گوید اور رلازم کہ خوانم اور واحد حاضر آخر مضارع حاضر سے
ی دور کرنے کے بعد رہجاتا ہے جیسے خوانی سے خوان اور جمع حاضر امر کا صیغہ
بعینہ مضارع کا سا ہوتا ہی جیسے خوانید مگر اسکے شروع مین اکثر ب زائد ہوتی
ہی اور نہی غائب و متکلم بنانیمین امر غائب و متکلم پر ن زائد کرتے ہین جیسے باید کہ نکند
اور لازم کہ نگویم اور نہی حاضر کے لئے امر حاضر پر میم بڑھا دیتی ہین جیسے مکن س

لازم و متعدی

لازم اور متعدی اور مشترک کسے کہتے ہین ج لازم وہ فعل ہی جو صرف فاعل ہی سے
تمام ہو جاوے جیسے زید نشست اور متعدی وہ جو فاعل سے گذر کر مفعول پر
پونچے جیسے زید عمرو را زد و اور مشترک وہ جسکا استعمال کبھی بطور رلازم اور کبھی بطور
متعدی ہوی جیسے پایم سوخت اور آتشے جہانرا سوخت س مصدر لازم سے
متعدی کیسے بناتی ہین ج صیغہ امر حاضر مصدر رلازم کی بعد الف و نون یا الف
و نون و یاے معروف بڑھا کر علامت مصدر یون لگانے سے بنتا ہی جیسے ترسیدن سی
ترساندن اور ترسانیدن اور یاد رہے کہ اگر یہہ قاعدہ فعل متعدی مین
جاری ہوگا تو متعدی بدو مفعول ہو جائیگا جیسے گفتن سے گویانیدن س

فعل معروف و مجہول بنانیکا قاعدہ

فعل معروف کسے کہتے ہین اور مجہول کسے اور مجہول کے بنانے کا قاعدہ کیا ہے
ج فعل معروف وہ ہی جسکا فاعل معلوم ہو اور مجہول وہ جسکا فاعل معلوم
نہو اور بنانیکا یہہ قاعدہ ہے کہ جس فعل اور جس صیغہ کا مجہول بنانا چاہو وہی

فعل اور وہی صیغہ مصدر شدن سی بنا کر ماضی مطلق کی آخر یا معتفی بڑھا کر اسکے بعد رکھدینا چاہئے مثلاً اگر ماضی مطلق کا مجہول بنائینگے تو شدن کے ماضی مطلق کے صیغے مجہول مین مستعمل ہونگے جیسی گفتہ شد واحد غائب کے لئے اور گفتہ شدند جمع غائب کے لئے اسیطرح سب ماضیون کو قیاس کرو اور مضارع مجہول مین شدن کے مضارع کے صیغے آتے مین جیسے گفتہ شود گفتہ شوند وغیرہ اور حال مین حال کے صیغے اور مستقبل مین مستقبل کے اور امر مین امر کے اور نہی مین نہی کی جیسے گفتہ میشود اور گفتہ خواہد شد اور گفتہ شو اور گفتہ مشو س فعل مثبت اور منفی کسے کہتے ہین ج مثبت وہ جسمین کرنا یا ہونا کسے فعل کا پایا جاوے۔ جیسی کرد اور میکند وغیرہ اور منفی وہ جسمین نکرنا یا نہونا پایا جاوے جیسے نکرد اور نمیکند اور منفی بنانے کے لئے مثبت کے پہلے نون زیادہ کر دیتے ہین مگر فعل مجہول مین حرف نفی شدن کے مشتقات پر لگانا بہتر ہی جیسے گفتہ نشود۔

فصل سوم حرف کے بیانمین۔ س حرف کسکو کہتے ہین ج حرف وہ کلمہ ہے جسکی معنی مستقل نہون یعنے بدون دوسرے کلمہ کے ملنے کے اوسکے معنی سمجھہ مین نہ آوین جیسی از اور بر وغیرہ س حروف تہجی کے کیا معنی اور وہ فارسی مین کتنے ہین اور حروف مخصوص زبان عربی یا فارسی کون سے ہین ج حروف تہجی کے یہہ معنی ہین کہ ان سے کسی زبان کے کلمات مرکب ہوتے ہین اور جن حروف سے فارسی کے الفاظ بنتے ہین وہ ۳۲ ہین جنمین سے چار یعنی پ چ ژ گ فارسی کے لئے خاص ہین اور ان کو ان کے ہم شکلون سے متمیز کرنے کے لئے بای فارسی اور جیم فارسی وغیرہ

کہتے ہین جیسے ب اور ج اور ز اور ک کو تازی بولتے ہین باقی بیس حرف
عربی و فارسی مین مشترک ہین اور آٹھہ حرف مخصوص عربی کے ہین ث ح ص
ض ط ظ ع ق اور چونکہ کلام فارسی مین عربی کے الفاظ بھی بہت آتے ہین
تو معلوم ہوا کہ فارسی مروجۂ حال کے الفاظ بتیس حروف سے ترکیب پاتے ہین
اسما حروف تہجی کی اقسام مع تعریف و مثال تباؤ ج جن حروف کے نام دو حرفی ہین
اونکو مسروری کہتے ہین اور وہ بارہ ہین با تا ثا حا خا را زا طا ظا فا ہا یا اور جن
حروف کا سہ حرفی نام ہے اسطرح کہ اول و آخر کا حرف ایک نہوا ونکو ملفوظی
کہتے ہین وہ تیرہ ہین الف جیم دال ذال سین شین صاد ضاد
عین غین قاف کاف لام اور جنکا اول و آخر یک ہی حرف ہوا ونکو مکتوبی کہتے
ہین وہ تین حرف ہین میم نون واو س حروف ابجت اور ابجد کیا ہین
ج حروف تہجی کی دو ترتیبین ہین ایک وہ کہ مبتدی کو سکھائی جاتی ہے یعنی
اب ت ث وغیرہ - اس ترتیب کو ابجت کہتے ہین اور دوسری وہ ہے کہ حروف
کے اعداد کے لحاظ سے ہوتی ہی یعنی ابجد - ہوز - حطی - کلمن - سعفص
قرشت - ثخذ - ضظغ اس ترکیب کو ابجد کہتے ہین - اس ترتیب مین حطی
کی ط تک اکائیان ہین - الف کا ایک ب کے دو یہانتک کہ ط کے نو ہین اور
ی سے دہائیان ہین ص تک اور ق سے سیکڑے ہین غ تک - موت
و تولد و جنگ وغیرہ امور عظام کے سن یاد رکھنے کو کوئی جملہ یا مرکب ایسا بنا لیتے
ہین جس کے حروف کی اعداد ملکر سن معلوم کی برابر ہو جائین جیسے مظہر علی ایک شخص کا
نام جسکی پیدائش ۱۲۵۵ سنہ ہجری مین ہوئی اور غم اکبر سال وفات اکبر خان پسر

دوست محمد خان والی کابل پس حروف تہجی سوائے غرض ترکیب الفاظ
کے کبھی کسی معنی یا غرض کے لئے آتے ہین جو ہر ایک حرف سے معنی اور
غرض جداگانہ ہے جسکی کیفیت سوالات ذیل سے جنہین سب حروف کا ترتیب وار
بیان ہے معلوم ہوگی پس الف کتنے معنون مین مستعمل ہے مع امثلہ بتاؤ ج
جب اسم کے آخر مین آتا ہے تو گیارہ معنی مین مستعمل ہوتا ہے اور اول اور
وسط مین سات معنی کے لئے پس کل اٹھارہ معنی ہوئے بدین تفصیل ۱ کثرت
۲ مصدریہ ۳ قسم ۴ متکلم ۵ تحسین ۶ ندا ۷ ندبہ ۸ فاعلی ۹ مفعولیت
۱۰ لیاقت ۱۱ تعظیم ۱۲ زائد ۱۳ الصاق ۱۴ عطف ۱۵ بدل ہ اوری ۱۶
رفع اجتماع ساکنین ۱۷ محذوف ۱۸ بدل بدال پس حرف ب کس کس
حرف سے تبدیل ہو جاتا ہے اور کہان کہان محذوف اور کس کس جگہہ
زائد آتا ہے اور ایسے وقت مین اسکا اعراب کیا ہوتا ہے مفصل مع
امثلہ بتاؤ ج واؤ میم ف سے تبدیل ہو جاتا ہے جیسے سیب و سیو و عرب
غرم اور تب تف اور فصحاء فارس اکثر گفتگو مین بائے ظرفیت و قسم و استعانت
کو حذف کر دیتے ہین جیسے خانہ میروم جان تو ہمچنین خواہم کرد و این کتاب
دست خود نوشتہ ام یعنی بخانہ اور بجان تو اور بدست خود — اور کبھی ضرورت
شعری کے سبب کلمہ کے آخر سے حذف کر دیتے ہین جیسے ع ساقی بگو کہ میکدہ از رفت
در دکنند * یعنی رفت و در دب اور زائد ماضی - مضارع - امر - اسم پر آتی ہے
جیسے بگفتا - بزند - ببین - بغیر - اور ایسی ب جب فعل مضموم الاول پر آتی ہی
تب مضموم ہوتی ہے جیسے بگو اور بشست ورنہ مکسور جیسے بگریست اور بزند
اور اسم پر ہمیشہ مفتوح آتی ہی جیسے بدست اور بخدا پس ت کتنے معنی مین مستعمل ہے

مع امثلہ بیان کرو ج بائیس معنی مین الصاق ۲ علت

دمبدم بنطق آدمی بہتر ستاز دولب

۳ ظرف مکانی ۴ ظرف زمانی ۵ قریب ۶ قسم

بشہرے درآمد بعہد تو می بینم آرام خلق چون بدرخت گل برسم بیزدان

۷ صحبت ۸ برائے ۹ استعانت

کتاب باوراق بوسیدہ حوالۂ او کردم رفت وزنزل بدیگرے پرداخت بلشکر توان کرد این کارزار

۱۰ عوض ۱۱ مقدار ۱۲ توسل

بفرسود بفرد ختندش بسیم بنیم بیضیہ کہ سلطان ستم روا دارد خدایا بحق بنی فاطمہ

۱۳ ابتدا ۱۴ اشل ۱۵ بمعنے بر

بنام جہاندار جان آفرین بیالای او در جہان مرد نیست زہی چشم دولت بروے تو باز

۱۶ مقابلہ ۱۷ طرف ۱۸ مطابق

بدستِ کرم آب دریا ببرد وز آنجا بصحرائے محشر برد بخلق جہان آفرین کار کن

۱۹ معنی مفعول ۲۰ بزیر ۲۱ اضافی

بخواہندگان بخشم از مال و گنج بہ تیغ آمد از رومیان در نبرد وز زرداری بزر در محتاج نہ

۲۲ لیاقت

س ت کا کوئی خاصہ بیان کرو

صائب کنون کہ در دہد رہان نماندہ است

ج اوسکے خواص مین سے ہی کہ اسم اشارہ
اور ضمیر کے الف کو اوسکے بعد دال سے بدلنا جائز ہی جیسے باین اور بدین س ت
کس کس حرف سے تبدیل ہو جاتی ہی اور اوسکو کسی کلمہ کے شروع مین کونسی حرکت
دیجاتی ہی اور آخر مین کونسی ج دال و جیم سے بدل جاتی ہے جیسے توت
تود اور تارات و تاراج اور جب کسی کلمہ کے شروع مین آتی ہی تو مضموم

ہوتی ہی جیسی لست وترا اور آخر مین ساکن جیسی خدایت وکتابت س کیا ت
شروع مین بدون ملانی کسی کلمہ کے استعمال کیجاتی ہے ج نہین اور ایسی حالت
مین واؤ مجہول اتمام لفظ کیواسطے اوسکے آخر زیادہ کیا جاتا ہی اور یہہ واو کبھی تلفظ مین
آتا ہی اور کبھی نہین جیسی رع توکہ بادشمنان نظر داری ۰۰ اورس ع تو اصل وجود می
از نخست ۰۰ س ت کتنے معنی مین مستعمل ہو ج چار معنی مین ۔ بمعنی ضمیر مفعولی
آخر فعل کے گفتت ۔ اور بمعنی ضمیر اضافی آخر اسم کے دولت بمعنی خود ع گر کم غمت
نیست غم ما ہم نیست ۰ زائد ۔ فرامش ۔ فرامشت س ث کس زبان سی مخصوص
ہے اور اعزیرث اور کیومرث کس زبان کے لفظ ہین ج یہہ حرف عرب سی مخصوص
ہے فارسی مین نہین آتا اور لفظ اعزیرث فارسی نہین ترکی ہو اور کیومرث مین کاف
فارسی اور تاء مثناۃ فوقانی ہی نہ ثاے مثلثہ س جیم کس حرف سی تبدیل ہو جاتا ہی
مع امثلہ بیان کرو ج تبدیل ہو جاتا ہو زاء معجمہ سے جیسی باج سی باژ اور شین
منقوط سے جیسے کاج سے کاش اور کاف فارسی جیسے جیلان سے گیلان اور تاء مثناۃ فوقانی
سے جیسے تاراج سے تارات س جیم فارسی کس کس حرف سی بدل جاتا ہی
ج کاف تازی سے جیسے زاج ۔ زاک ۔ اور زاء معجمہ سے جیسے پچشک پزشک
اور شین منقوط سی جیسی کاچی ۔ کاشی س جیم فارسی کس کس معنی مین مستعمل
ہی ج آخر مین تصغیر کے لئے آتا ہے جیسے باغچہ اور کبھی یاء تحتانی اوسکے ماقبل بھی
زیادہ کر دیتے ہین جیسے دریچہ اور دوشیزہ کہ اصل مین دوشیچہ تھا اور یہہ حرف
تصغیر مین مفتوح ہوتا ہی اور سات معنی ذیل کی لئی بھی مستعمل ہی اون مین مکسور ہوتا
اور ہاء مختفی اوسکا آخر مین بہر حال لازم ہی ۱ جیسے تعظیم ۲ حقارت ۳ بمعنی بسیار

۴ بمعنے علت

مہواز شعلہ رخساران و نگاہ چہ آتش را نباشد بہرہ از آب

۵ بمعنے استفہام

از عدم میبوشم انجامم چہ تو آغاز کو

۶ بمعنی حسرت

۷ بمعنی تسویہ یعنی برابری

گر فلک یار من بودی چہ خوش بودی چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک

اور چیز کا مختصر چہ بھی آتا ہی جیسے ع ہر چہ از دوست میرسد نیکوست ٭ پس جیم فارسی حرف شرط کے بعد آتا ہے تو کیا بات لازم آتی ہی ج ایسے وقت مین استثنار لفظی یا تقدیری لازم ہوتا ہو استثنار لفظی جیسے ع گرچہ جہان جملہ بدیدی چو روز ٭ لیک جہان دیدہ نگشتی ہنوز ٭ استثنار تقدیرے ۔ جیسے ع اگرچہ پیش خردمند خامشی ادب ست ٭ بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی ٭ یعنی الّا بوقت مصلحت ٭ س حرف حؔ فارسی مین آتا ہے یا نہین ج یہہ حرف فارسی مین نہین آتا ہے اور حیز و حالؔ جو لفظ فارسے کے مشہور ہین یہ اصل مین ہا ہوز سے تھے س حرف خؔ کس کس حرف سے بدل جاتا ہے ج غین معجمہ سے جیسے تاخ و تاغ ہ اور قاف سے جیسے چخماق و چقماق ۔ اور ہاے ہوز سے جیسی خجیر و ہجیر ۔ اور زا معجمہ سے مضارع مین اکثر تبدیل ہو جاتا ہے جیسے سوخت سوزد س دال کس کس حرف سے تبدیل اور کہان کہان محذوف ہوتی ہی ج تا فوقانی سے جیسے تاراج تراج اور ذال معجمہ سے جیسے آدر آذر تبدیل ہوتی ہے اور جب دو دالین ۔ یا دال اور تے متصل واقع ہون تو حذف کر دیتے ہین

جیسے سپیدیو اور زوتر کہ اصل مین سپیدیو اور زود تر تھے - اور کبھی
تخفیفا وسط کلمہ اور آخر کلمہ سے ساقط کر دیتے ہین جیسے شاباش اور
ہرنز کہ اصل مین شاد باش اور ہر نزد تھے س ذال فارسی مین
کھان کھان واقع ہوا کرتی ہے اور کس حرف سے تبدیل ہو جاتی ہے
اور کس قاعدہ سے ج کلمات فارسی کے اول مین نہین آتی وسط مین
واقع ہوتی ہے اور دال مہملہ سے تبدیل ہو جاتی ہے جیسے استاذ - استاد
- کاغذ - کاغد - اور اسکا قاعدہ اس رباعی سے ظاہر ہے رباعی آنانکہ
بفارسی سخن میرانند * در معرض دال ذال رانشناسند * ماقبل وے
ار ساکن جز وای بود * دال ست دگرنہ ذال معجم خوانند س
ز کھان محذوف اور کس حرف سے تبدیل ہوتی ہے ج کبھی آخر سے
کسی اسم کے حذف کر دیتے ہین جیسے دختر سے دخت اور لام سے بدلجاتی ہی
جیسے نیلوفر - نیلوفل ہس زکی تبدیلی اور کیفیت بتلاؤ ج جیم تازی سے
جیسے باز باج اور جیم فارسی سے جیسے پزشک - پچشک اور سین مہملہ
سے جیسے اپاز - اپاس اور غین معجمہ سے جیسے گریز - گریغ تبدل ہوتی
ہے اور کہین حذف ہوتی ہے جیسے آواز کو آوا کہتے ہین اور اسکی معنی حرف
مرکبہ مین معلوم ہون گے س س کس کس حرف سے تبدیل اور کھان سے
محذوف ہوتا ہے ج اسمامین زاء معجمہ سے جیسے اپاس - اپاز اور شین معجمہ سے
جیسے فرستہ - فرشتہ - اور صاد سے جیسے قفس قفص اور ہاء ہوز سے جیسے اماس پہچانا ہوا
اماہ اور جیم فارسی سے جیسے خروس - خروچ بدل ہوتا ہے اور مضارع
مین اسکی تبدیل کا حال بحث فعل مین مشرح گذرا س ش کس کس حرف سے

تبدیل ہوتا ہی ج اسماے فارسی مین جیم تازی اور سین مہملہ سے بدلا جاتا ہے
جیسے کاش - کاج - شک - سک س (ش) کتنے معنے مین مستعمل ہے
ج بمعنی ضمیر مفعول جیسے ع بفرسود بفرد ختندش بسیم + ضمیر مضاف الیہ
- سرش بمعنی خود ع نہد خور ہر طرف داے زتارش + افادہ
حاصل مصدر در آخر امر آمیزش زائد ع کلاہ سعادت یکی بر سرش ہے
س حرف صاد کی نسبت کچھ بیان کرو ج یہہ حرف عربی زبان سے مخصوص
ہے اور صاد کرنا صیحح کرنے سے کنایہ ہے اور صادسے آنکھہ کو نسبت دیتے ہین
س کوئی لفظ فارسی ایسا بتاؤ جسمین ض ہو ج یہہ حرف فارسی مین نہین
آتا عربی سے خصوصیت رکھتا ہے س ط ظ ع غ ف ق مین سے کون کون
کس کس حرف سے تبدیل ہو جاتا ہے اور ان مین سے کون کون زبان عربی
سے خصوصیت رکھتے ہین ج ط دال مہملہ سے جیسے خطشہ - خدشہ اور ع کاف
فارسی اور زار معجمہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے - نعام - لگام - گریغ - گریز - اور ف
بار موحدہ و بار فارسی سے جیسے زبان - زفان و گشتاسف - و گشتاسپ - اور قاف
کاف اور غ سے جیسے - تریاق - تریاک - قالیچہ - غالیچہ - اور ط ظ ع ق زبان عربی
سے مخصوص ہین س ک - کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے اور کیا خاصیت
رکھتا ہے ج ہار مہملہ اور خار معجمہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے خواجگک و شانکچہ
شانخچہ اور اسکا خاصہ یہہ ہے کہ جب حرف ندا اور اسم اشارہ پر آتا ہے تو
انکا الف تلفظ سے ساقط ہو جاتا ہے جیسے کاین اور کان اور کای مین اور
ضمیر او پر آنے سے کبھی تلفظ اور کتابت دونو مین الف گر جاتا ہے جیسے ع کورا

خبرے نیست کہ از بام و در رافتند * اور حرکت الف کی ان سب صورتون مین ک
پر آجاتی ہے س ک کتنے معنی مین مستعمل ہی ج انیس معنون مین شرطیہ جیسے
چہ کم گردد الصدر فرخندہ پے * ز قدر رفیعت بدرگاہ حے * کہ باشند مشتی گدایان
خیل * بمہمان دار السلامت طفیل * بیانیہ ۔ ع صد شکر کہ بر دنامہ ام
رنگ قبول * بمعنے ہر کس ے گزند کسانش نیاید پسند * کہ ترسد
کہ در ملکش آید گزند * علت ز لشکر بود زور شاہنشہان * کہ یکتن بہ تنہا
نگیرد جہان بمعنے مثل نیست در دہر جفا کار کہ او بمعنے از نزدیک
من صلح بہتر کہ جنگ * بمعنی بلکہ مکافات دشمن بمالش مکن * کہ بخشش آبرو دہ
باید زبن جواب قسم حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است لدامیہ
یا استفہامیہ ایدل بہ کہ پیش رفتۂ آخر بکہ رامے * عطف اے بسا اسپ
تیز رو کہ بماند * کہ خر لنگ جان بمنزل برد دعائیہ بفضلت کہ باران رحمت
ببار صلہ ہر سوختہ جانے کہ بکشیمر در آید * مفاجات گر مرغ کباب
است کہ با بال و پر آید تر دید یا رب اینجا باشم کہ ردم * زائد اور اگفتم
کہ بیا تصغیر دخترک فاعلیت گوزک مفعولیت پچک مصدری خورک
س گ یعنی کاف فارسی کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے ج غین
سے جیسے گلولہ ۔ غلولہ دال مہملہ سے جیسے آدنگ ۔ آوند ۔ جیم تازی سے جیسے
گلنار ۔ جلنار اور اہالی ماوراء النہر کبھی کاف تازی سے بدل لیتے ہین جیسے
جنگ ۔ جنک س لام سے ک کو تشبیہ دیتے ہین اور کس حرف سے
تبدیل کرتے ہین ج لام سے زلف کو تشبیہ دیتے ہین اور رے سے تبدیل کرتے ہین

جیسے چنال و چنار س م سے اعضا انسان مین سے کسکو تشبیہ دیتے ہین ج
م کے ساتھہ دہن کو تشبیہ دیتے ہین س آم کتنے معنی مین آتا ہے ۔ مع امثلہ
تبا و ج تو معنو یمین ضمیر واحد متکلم فاعلی جیسے ع کے دیدم از عرصۂ رود بار ÷
ضمیر واحد متکلم مفعولی ۔ جیسے ع ازان دار دے تلخ بہشش کنم ضمیر اضافی
ع گر ترا دو از زبانم لیس فے وتقی سواہ ÷ بمعنی ہستم ع دورم از حسن عمل چون
روسپیدی از گناہ ÷ بمعنی خود ع نگویم بجز غیبت مادرم ÷ بمعنی نون
نفی مکن ۔ مرساد تعیش محل یکم ۔ دوم زائد ۔ ع نے بر سر اہشتم
مغیلان ÷ علامت تانیث خانم س میم کس جگہہ حذف کیا جاتا ہے
اور کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے ج دو کلمون کے دو میم پاس پاس
آوین تو ایک کو حذف کر دیتے ہین جیسے نیمن کہ اصل مین نیم من تھا اور نون
اور خا معجمہ اور غین معجمہ اور فا سے تبدیل ہوتا ہے جیسے گجیم ۔ گجین برم
برخ ۔ پیمانہ ۔ پنغانہ ۔ مجبر ۔ فجز ۔ س ان سی کس کس چیز کو تشبیہ دیتے
پارہ ودھہ
ہین ج چاہ زنخدان ۔ اور آبرو کو اُس سے تشبیہ دیتے ہین س نون
کس کس معنی کا فائدہ دیتا ہے ج علامت نفی جیسے گفت نگفت ۔ اور یار
مختفی اور یار مجہول سے ملکر کلمہ نفی جیسے نہ اور نے اور کلام مین مکرر آنے سے
مفید معنی اثبات ہوتا ہے ۔ ناکون ترا اصل مہمات نخوانند ÷ نشنید قضا ترجمۂ
لفظ اہم را ÷ یعنی ہرگاہ ترا اصل مہمات خوانند قضا معنی اہم شنید س نون آخر کلمہ
میں بعد حروف علت یعنی مدہ کی کسطرح تلفظ کیا جاتا ہو اور کس کس حرف سی تبدیل
ہوتا ہو ج غنہ پڑھا جاتا ہی جیسے زبان ۔ زبون ۔ زمین اور میم سی تبدیل ہوتا ہی جیسے بان

یام اور زرامہ بھی آتا ہی جیسی پاداش و پاداشن س وہ کے قسم کا ہوتا ہی جو تین قسم کا ہوتا
ہی معروف و مجہول و معدولہ۔ معروف جیسے نور مین اور مجہول جیسے شور اور معدولہ
جو پڑھنے مین نہین آتا جیسے۔ خود اور خواجہ مین اسکی بعد ان حروف مین سے ایک ہوتا ہی
اور س ش ن ہ ی جیسی خواب خود خور خوست خوش اخوند خوہلہ خویش اور واو
سے پہلے اکثر خا معجمہ آتی ہی جیسے مثالون سے ظاہر ہی س واو کتنی معنی مین مستعمل ہے
ج آٹھہ معنون مین بیان ضمہ تو ۔ دو عطف جیسے گفتہ و ناگفتہ حالیہ ۳ تو
مخلوق و آدم ہنوز آب و گل ۴ تصغیر جیسے پسرو ملازمت ۵ پیری و صد عیب چنین
گفتہ اند ۶ تفسیر ۷ ز ضعف و ناتوانای رہاندی ۸ بمعنی لعبید جیسے ع من و انکار شراب
این چہ حکایت باشد یعنی انکار از من بعید ست ۹ زائد جیسے دہلوی و غزنوی و تنومند لیکن
اور با موحدہ اور یا فارسی اور فا اور ہمزہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے نوشت نبشت
وام ۔ بام ۔ یاوہ ۔ یافہ ۔ طاوس طاؤس ۔ محذوف جیسے ہوش ہش س وہ کئی قسم ہے
ہر ایک مع تعریف بتاؤ ج دو قسم ہی ایک اصلی جسکو ملفوظی کہتے ہین دوم وصلی جسکو
مختفی کہتے ہین س ہا اصلی اور وصلی مین کیا فرق ہی ج ہا اصلی حالت جمع مین بحال
رہتی ہی جیسے گرہ گرہ ہا اور حالت تصغیر مین مفتوح اور اضافت کیوقت مکسور ہو جاتی ہی
جیسے زرہ ہک ۔ زرہ من اور ہا وصلی جہت اظہار فتحہ ماقبل آخر کلمہ مین آتی ہی اور صرف
چار جگہہ اظہار کسرہ ماقبل کرتی ہی یعنی کہ چہ نہ سہ مین س ہا وصلی کتنے معنی مین آتی ہے
ج بارہ معنونین آتی ہی ۔ زائد ۔ گفتہ ۔ رفع اشتباہ ۔ جامہ ۔ تصغیر ۔ غزالہ مجہولی
گفتہ نشد ۔ مفعولی ۔ بستہ و رنجہ ۔ تعین مدت ۔ یکروزہ ۔ لیاقت بعد الف
و نون شاہانہ ۔ تشبیہ ۔ دندانہ ۔ تخصیص ۔ پشمینہ ۔ فاعلی ۔ زننہ

اور یہہ ہاَ بحالت جمع گافَ سے تبدیل ہوتی ہی جیسے زندگان - ہاؔ صفت
پیادہ - سوارہ - عطفی و اتصالی - آمدہ رفت س ہاؔ کِس کِس حرف سے
تبدیل ہو جاتی ہے ج کاف فارسی - یا تحتانی - کافؔ تازی نسے بدل
جاتی ہے جیسے شرمندہ سے شرمندگی اور شاہگان سے شایگان خاملک
تصغیر خامہ - اور وقت اضافت ہمزہ سے جیسے گنجینۂ زر - س یؔ کی اقسام
مع تعریف و امثلہ تباؤج اوسکی دُو قسمین ہین - معروف جسکے ماقبل
کسرۂ خالص ہو جیسے - کردی - مین اور مجہول جسکے ماقبل کسرہ خالص
نہو جیسے - آمدے - صیغہ تمنائی مین س یا معروف کتنے معنے مین آتی ہے
ج پانچ معنون مین - اوّل مصدری جیسے پارسائی - دُوم خطابی جیسے
بیا موزجز علم گر عاقلی ۞ سُوم نسبت جیسے ہندی - چہارم متکلم جیسے ملاذی
پنجم لیاقت جیسے رفتنی س نسبت کی یؔ کسطرح لگائی جاتی ہی ج اسکا
قاعدہ اکثریہ تو یہی ہے کہ اسم ذات پر لگائی جاتی ہی جیسے ہندی اور عربی وغیرہ
مگر جس اسم کے آخر مین الف مقصورہ ہوتا ہی اوسکو واؤسے بدل لیتے ہین جیسے
مرتضیٰ سے مرتضوی یا یؔ سے پہلے ہمزہ زائد کرتے ہین جیسے - عیسائی - اور
اگر آخر اسم مین یؔ یا ہ مخفی ہوتی ہی تو وہ واؤ سے بدل جاتی ہی جیسے دہلی
سے دہلوی اور گنجہ سے گنجوی اور کبھی ہؔ کو حذف کر دیتے ہین جیسے مکہ سے مکی
اور کبھی ہؔ پر ہمزہ لکھدیتے ہین اور یؔ تلفظ مین رہتی ہی جیسے فاختہ سے فاختۂ
اور نقرہ سے نقرۂ - اور کبھی ہؔ کو گاف سے بدلتے ہین جیسے پردگی - اور کبھی
یؔ نسبت کے پیشتر الف نون زائد کرتے ہین جیسے حق سے حقانے اور

بعض نسبتین ان سب کی خلاف ہین جیسے ری سے رازی اور مرو سے مروزی
اور مدینہ سے مدنی سے اور مرکب اسماءمین ایک جز کی طرف نسبت کرتے ہین
جیسے بیت المقدس سے مقدسی س نسبت کے لیئے ین بھی آتا ہے
جیسے آہنین پس اوس مین اور حرف ی مین کیا فرق ہے ج ین مین
اکثر تشبیہ ملحوظ رہتی جیسے ساق سیمین اور پنجہ آہنین اور ی صرف نسبت
کے لئے مستعمل ہے اور ایک فرق یہہ ہے کہ ی کی نسبت اوس موصوف
کے لیے بولتے ہین جو منسوب سے بنا ہو جیسے تخت طلائی اور تاج نقرۂ اور سینہ آہنی
س عیسوی اور عیسائی مین کیا فرق ہے ج اصل مین کچھہ فرق نہین مگر
اصطلاح مین پیروان عیسی کو عیسائی کہتے ہین اور دوسری چیزین جو آپ کی
طرف منسوب ہین انکو عیسوی کہتے ہین جیسے مذہب عیسوی اور سنہ عیسوی
س یاء مجہول کس کس معنی کا فائدہ دیتی ہے ج آٹھہ معنون کا۔ اول وحدت
جیسے ؎ خردمند مردے در اقصائی شام ٭ دوم ایمائی یا توصیفی جیسے ؎
عزیزیکہ از درگہش سر بتافت ٭ سوم تنکیر جیسے ؎ بردن زانکہ یاری گری خواستی
چہارم استمراری جیسے گفتندے۔ پنجم تعظیم جیسے زید مردیست ٭ ششم زائد
جیسے کیے۔ بے وغیرہ۔ ہفتم یاء امالہ جیسے رکاب کا امالہ رکیب۔ ہشتم مفید معنی امر
جیسے ع فردا صمدا بندہ نوازا رحمے اے رحم کن س یاء مجہول کس کس حرف
سے تبدیل ہوتی ہے ج الف اور ہاء مہملہ سے جیسے آرام بیارام۔ شاہگان
وشایگان ٭

یہان تک بیان حروف مفردہ کا ہوا اب بعض حروف مرکبہ کا بیان کیا جاتا ہے

حروف مرکبہ کا بیان

س حروف جار کیا ہین اور اُن سے کیا غرض ہی ج وہ حروف یہہ ہین از
با ب تا برائے بہر پے اور کبھی ان تین پچھلون پر از زیادہ کر کے از برائے وغیرہ
کہتے ہین در اندر بر اور جو اِنکے معنی مین ہو اور اُنسے غرض یہہ ہوتی ہے
کہ فعل اور مشابہ فعل کے معنی اسم پر پونہچاتے ہین یا دو کلمون کے ربط کے
لئے آتے ہین اور کاف تشبیہ اور مِن اور علےٰ اور فی اور لام مکسور عربی کے
حروف جارہ ہین جو فارسی مین مستعمل ہین س از کتنے معنون مین آتا ہے ج
انہہ معنون مین اکثر مستعمل ہوتا ہے اول تبعیض جیسی مردے از رومیان ۔ دوم
علت جیسے از خوف دشمنان سوم بیانیہ جیسے تخت از طلا ۔ چہارم ابتدا جیسے از بند
تا سند پنجم بمعنے بر جیسے فلان از نفس خود بخیلی سیکند ۔ ششم استعانت جیسے
کار عظیم از تو انتظام یافت ۔ ہفتم بمعنے در جیسے ع کا دیم از چہل روز گردد تمام
ہشتم بمعنی را جیسے از دولت بنیکی یاد میکند اور واضح ہو کہ از کا الف بھی گرانا
جائز ہے اور یہہ حذف نظم مین بہت مستعمل ہے اور اگر یہہ حرف ضمیر و اشارہ
پر آتا ہے تو انکا الف گرا کر اُسکی حرکت ز کو دینی جائز ہے جیسے ازو ۔ ازان
کو زو اور زان کہتے ہین س با کتنے معنو مین مستعمل ہے ج جو معانی
باء موحدہ کے حروف مفردہ مین لکھے گئے ہین او سیقدر با کے معنے سمجھ
س تا کتنے معنون مین آتا ہے ج تو معنون مین ۔ اول ابتدا جیسے
ع تا تو رفتی ز بزم اے گل بستان پدر ۔ دوم انتہا جیسے ع کہ تا بر فلک
ماہ خورشید ہست ۔ سوم شرط جیسے ع تا جمع امکان دو جوبت ننوشتند

چہارم علت جیسے ع بیاد کس نیایم تا نباشم بار خاطر ہا ٭ پنجم بمعنے ہرگز جیسے ع ز صاحب غرض تا سخن نشنوی ٭ ششم بمعنے عدد جیسے ع مثنوی ہفتاد تا کاغذ شود ٭ ہفتم بیانیہ جیسے ؎ عمر گرانمایہ درین صرف شد ٭ تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا ٭ ہشتم تبینہ جیسے ع تا چہ خواہی خریدن اے مغرور ٭ نہم جلدی سے ایک امر کا دوسرے کے بعد ہونا یعنی بمعنے ہمادم جیسے ع تا ترا از دور دیدم رفت عقل و ہوش من ٭ س راہی حرف جار ہوتا ہے یا ہنین اور کتنے معنون مین آتا ہے ج یہہ حرف جار اوسیصورت مین ہوتا ہے کہ برائے کے معنون مین ہو جیسے ع خدا را بکن یکنظر سوی ما ٭ اور علامت مفعول کے لئے اکثر آتا ہے جیسے ع دوستانرا کجا کنی محروم ٭ اور اس صورت مین کبھی محذوف بھی کر دیتے ہین جیسے ع گو اجابت لب بآمین باز کن ٭ اور کبھی علامت اضافت کے لئے آتا ہی جیسے ع ای داغ بر دل از غم خال تو لالہ را ٭ یعنی بر دل لالہ - اور بعد از اور برائے اور راز بی کے زائد آتا ہے جیسے ع کس نمی بینیم ز خاص و عام را ٭ س حروف عاطفہ مع تعریف بتاؤ ج حروف عاطفہ وہ ہین کہ دو کلمون یا جملون کے درمیان اگر آنکو ایک حکم مین شامل کر دین اور وہ و ا ہ پس سپس دگر دیگر ہم نیز ہین جیسے زید و عمرو آمد - اور شبار وز بمعنی شب و روز - اور آمدہ گفت بمعنے آمد و گفت - اور کلمات اگرچہ گرچہ ارچہ ہرچند باوجود بھی عطف اور اتصال کے لئے مستعمل ہین س تردید کسکو کہتے ہین اور ادسکے لئی کونسا حرف مستعمل ہے ج حرف تردید وہ ہی جسکے آنے سی معطوف اور معطوف علیہ مین سے ایک

ایک غیر معین مراد ہو اور تردید کے لئے لفظ یا اور خواہ مستعمل ہے اور کبھی کبھی
جیسے زید رفت یا عمرو اور سبق بگویم کہ کتاب نویسیم اور کبھی اگر بھی تردید کے
لئے آتا ہے پس اضراب کے معنی اور اوسکے حروف کیا ہین ج اضراب کے معنی
اصطلاح مین ایک حکم سے اعراض کر کے دوسرے کیطرف انتقال کرنا ہے اور اوسکے
لئے بل اور بلکہ مستعمل ہین پس حروف شرط کیا ہین ج گر اگر ار ہرگاہ ہرگہ چون
چو اور بعض اوقات اسمار موصولہ مثل ہر کہ اور ہر چہ وغیرہ کے فائدہ شرط
کا دیتے ہین پس حروف علت کیا ہین ج چہ کہ زیرا کہ زیرا چہ چرا کہ
ازین مرازین سبب بنابر لہذا آتا ہے پس زیرا اور چرا کی ترکیب کسطرح
ہے ج اصل مین زین راہ اور چہ راہ تھا اب زیرا اور چرا بولتے ہین پس
حروف استثنا کیا ہین مع تعریف و اقسام استثنا تبلاؤ ج الا مگر غیر سوا
جز بجز دون بدون ورای ماورای ماسوای بغیر اور استثنا جماعت
مین سے ایک چیز کے نکالنے کو کہتے ہین پس جس مجموع مین سے کوئی چیز نکالتے
ہین اوسکو مستثنیٰ منہ اور چیز کو مستثنیٰ کہتے ہین اور استثنا کی دو قسمین ہین
ایک متصل جسمین مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ایک جنس سے ہون جیسے قوم آمد
مگر زید دوسری منقطع یا منفصل جسمین دونو ایک جنس نہون جیسے بادشاہ
خلعت بخشید مگر جاگیر پس حروف استدراک مع تعریف و امثلہ تبلاؤ ج حروف
استدراک وہ ہین جنسے کلام سابق کا شبہہ رفع کیا جاوے اور وہ لاکن لیکن
لیک و لیکن ولی ہین پس حروف ندا کیا ہین ج اے یا ایا شروع مین
اور الف آخر اسما مین اور جس اسم پر یہہ حروف آتے ہین اوسے منادی

کہتے ہین س حروف استفہام بیان کرو ج چیز کے لیے چہ اور چیست اور شخص
کے لئے کہ اور کیست اور کدام اور مقام کے لئے کجا اور کو ہا اور وقت کے لئے کے
اور کیفیت کے لئے چون اور چگونہ اور سبب کے لئے چرا بولتے ہین س حروف تشبیہ
اور اوسکے معنی کیا ہین ج چو ۔ ہمچنان ۔ ہمچنین ۔ چنانچہ ۔ مثل ۔ ہمچو ۔ مانند ۔ پنداری
گویا ۔ گوئی ۔ وار ۔ آسا ۔ مان کردار ۔ آنہ ۔ سان ۔ وان ۔ دیس ۔ وش فش
وند ۔ آوند ۔ اور تشبیہ کے معنی ہین ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھہ مانند کرنا
پس جسکو مانند کرتے ہین اوسے مشبہ اور جسکے ساتھہ مانند کرتے ہین اوسے مشبہ بہ
کہتے ہین جیسے رویش ہمچو ماہ است ۔ یہین رویش مشبہ ہی اور ماہ مشبہ بہ س شک کے
لئے کون کون کلمات مستعمل ہین ج آیا شاید باشد ۔ بود س حروف نسبت کیا
ہین ج ین ۔ ہ ۔ ی معروف گان آنہ جیسے زرین ۔ یکسالہ ۔ ترکی ۔ دوگان
سالانہ ۔ اور کبھی ان اور ن اور اک اور ویہ نسبت کے لیئے آتے ہین جیسے
ایران ۔ اور جوشن ۔ اور مغاک ۔ اور سیبویہ س حروف تنبیہ بیان کرو ج
الا ہان ۔ ہین ۔ جملہ کے پیشتر آتے ہین س حروف تحسین بتلاو ج زہے ۔
جنے مرحبا حبذا شاباش واہ واہ آفرین س حروف ندبہ بیان کرو ج ندبہ
کے لئے وا شروع کلمہ مین اور الف آخر مین آتا ہے جیسی وا زیدا س حروف
نفی کیا ہین ج نے نہ نا بے س حروف تمنا بیان کرو ج کاش کاشکی
س حروف تعجب کیا ہین ج چہ چہا اللہ اللہ سبحان اللہ س صاحبی
کے معنی مین کونسے حروف آتے ہین ج گار ور مند آخر اسما مین جیسی ستمگار
بہرہ ور خردمند س حروف فاعلیت کے معنی کے مفید کونسے ہین ج گر ان ا ر آخر اسما مین

س ظرفیت کے لئے کونسی حرف ہین ج بار۔ زار۔ سار۔ ستان۔ وان۔ کدہ۔ وند آخر اسما مین س کثرت کے لئے کونسے حروف ہین ج لاخ۔ زار سار آخر اسما مین س محافظت کے لئے کونسے کلمات ہین ج بان۔ دار۔ دان گیر آخر اسماء مین س لیاقت کے کونسے حروف ہین ج ی۔ وار۔ انہ گان آخر اسما مین س حروف پیوستگی کے معنی کے مفید کونسے ہین ج ناک گین۔ آگین۔ سار۔ آخر اسما مین س کونسے حروف تصغیر کا فائدہ دیتے ہین ج ک۔ چہ۔ و۔ یزہ آخر اسما مین س رنگ کے لئے کونسے حروف مستعمل ہین ج دام۔ فام۔ پام گون۔ گونہ۔ آخر اسما مین اور رجبرہ اور رجبتہ صرف لفظ سیاہ کے بعد س شراکت کا مفید کونسا حرف ہی ج ہم اسما کے شروع مین فائدہ شرکت کا دیتا ہے جیسے ہمراز۔ ہم مکتب وغیرہ

باب دوم نحو کا بیان

س نحو کسے کہتے ہین ج جن قواعد سے ترکیب مفردات کی حقیقت معلوم ہو انہین نحو کہتے ہین س غرض نحو سے کیا ہی اور اسکا موضوع کیا ج غرض اس سے یہہ ہی کہ ترکیب کلمات مین خطا واقع نہو اور مطالب عبارت بسہولیت سمجھہ لیا جاے اور اسکا موضوع کلام ہے۔

فصل اول مفرد اور مرکب کے ذکر مین ۔ س لفظ موضوع اور مہمل کی تعریف بیان کرو ج لفظ اوس آواز کو کہتے ہین جو آدمی کے منہ سے نکلے پس اگر وہ معنی دار ہی تو موضوع جیسے کتاب۔ اور بے معنی ہے تو مہمل کہلاویگا جیسے ویز۔ س علم اور اسم جنس کسکو کہتے ہین ج اگر لفظ مفرد کے

ایک معنی ہون اور وہ بھی معین ہون تو اوسکو علم کہتے ہین اور اگر غیر معین ہون تو اسم
جنس کہتے ہین س لفظ مشترک کسکو کہتے ہین ج جس لفظ مفرد کو کئی معنی ہون اور ہر ایک
معنے کے لئے وضع کیا گیا ہو اوسکو مشترک کہتے ہین جیسے بار کہ پھل، بوجھ، دخل کے معنی
مین آتا ہے س منقول عرفی اور شرعی اور اصطلاحی کسے کہتے ہین ج منقول عرفی وہ مفرد ہے
جسے سب لوگ معنی غیر وضعی مین استعمال کرتے ہون اور وضعی معنی متروک ہوگئے ہون جیسے
لفظ دابہ کہ اصل وضع مین ہر چلنے والیکو کہتے تھے اب صرف چارپایہ سواری کو کہتے ہین اور
منقول اصطلاحی وہ ہے جسے کسی اور جماعت مخصوصہ نے استعمال کیا ہو مثلاً اہل صرف و نحو
وغیرہ نے جیسے لفظ فعل کو کہ اصل مین کرنیکے معنے ہین اور باصطلاح اہل صرف وہ کلمہ با معنی
جسمین کوئی زمانہ ہو شرعی بھی ایک اصطلاح خاص ہے مگر بوجہ شرافت قسم جداگانہ شمار کی
جاتی ہے س معنے حقیقی اور مجازی کسے کہتے ہین ج جو مفرد لفظ واضع نے کسی معنی کے لئے موضوع
کیا ہو اگر استعمال اُسکا انہین معنون مین ہو تو حقیقی کہینگے جیسے حاتم بولین اور جسکا نام تھا وہی
مرادلین اور اگر کسی دوسری معنے پر بوجہ کسی مشابہت یا مناسبت کے بولا جائیگا تو اس
دوسرے معنے کو مجازی کہینگے جیسے حاتم بولین اور مرد سخی مرادلین س مجاز کی کتنی قسمین
ہین ج اگر حقیقی اور مجازی معنی مین علاقہ تشبیہ کا ہوتا ہے تو ایسی مجاز کو استعارہ کہتے
ہین جیسے اسد بولین اور شجاع مرادلین اور اگر سوای تشبیہ کے کوئی اور علاقہ ہو تو اوسکو مجاز
مرسل کہتے ہین جیسے نہر روان شد کہ اسمین نہر سے پانی مراد ہے باعتبار ظرفیت کے اور
اس طرح کے علاقے بہت ہین بعضون نے پچیس شمار کئے ہین بعضکو یہان نقل کئے دیتے ہین
اول ظرف بولنا مظروف مرادلینا جسکی مثال اوپر گذری دوم اسکا عکس جیسے مغز ادخواہم شکست
یعنی سر شکست سوم سبب بولنا مسبب مرادلینا جیسے ابر خوب بارید یعنی باران چہارم اسکا عکس جیسے زکشتہ خود

— یعنے شراب پنجم جز بولنا کل مراد لینا جیسے لفظ عین برائے جاسوس ششم اسکا عکس جیسے
اصابع برائے انامل ہفتم لازم بولنا ملزوم مراد لینا جیسے کسی سخی کی نسبت پر کہین امروز
سخاوت بمرد ہشتم اسکا عکس جیسے ظالم کو کہین قصاب یعنی ستمگر نہم مطلق بولنا مقید مراد
لینا جیسے فردا کہین اور فردائے قیامت مراد لین دہم اسکا عکس جیسے غصہ مین کہین رو
زشت خود را دور دار یعنی چہرہ رد بر و مکن یازدہم خاص سے عام مراد لینا جیسے ہر فرعونے
را موسے دوازدہم اسکا عکس جیسے مخاطب کو کہین عاقل را اشارہ بس است سیزدہم مضاف
الیہ پر سے مضاف کا حذف کرنا جیسے تمام شہر از دو در خروش است یعنی اہل شہر چہاردہم
باعتبار آیندہ کے بولدینا جیسے طالبعلم کو مولوی یا منشی کہین پانزدہم بلحاظ گذشتہ کے
بولنا جیسے بزرگ اپنے چھوٹونکو لڑکا کہدیتے ہین شانزدہم بلحاظ ضد کے ایک دوسرے
کی جگہہ بولنا جیسے اندہے کو بصیر کہتے ہین ہفتدہم مصدر کو بمعنی فاعل یا مفعول بولنا
جیسے عدل کہین عادل مراد لین یا علم کہین معلوم مراد لین — اور اگر حقیقی اور مجازی معنو مین
کچہہ علاقہ نہو تو اوسکو مجاز مرتجل کہتے ہین جیسے خر کہین اور احمق مراد لین پس مرادف کیسے
لفظ ہوتی مین ج جو ہم معنی ہون جیسے خاطر اور ضمیر پس اقسام مرکب مع تعریف تبلاؤ ج
مرکب کی دو قسمین ہین اول مفید اور اسے جملہ اور کلام بھی کہتی ہین دوم غیر مفید جسے مرکب ناقص
بھی کہتی ہین پس اگر سننے والیکو مرکب سے پورا مطلب حاصل ہو تو مفید ہے جیسے سبق پڑھان اور نہین
تو ناقص جیسے کتاب من پس مرکب ناقص کی کتنی قسمین ہین ج چار قسمین ہین اول اضافی دوم
توصیفی سوم امتزاجی چہارم غیر امتزاجی پس مرکب اضافی کسے کہتے ہین اور اوسکی کی قسمین ہین
ج مرکب اضافی وہ ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے بنا ہو اب معنی اضافت اور مضاف اور
مضاف الیہ کی جاننا ضرور ہے پس اضافت ایک کا دوسرے کیطرف نسبت کرنیکو کہتی ہین اور مضاف وہ ہے جو نسبت

کیا جاوی اور مضاف الیہ وہ جسکی طرف نسبت کرین اور اضافت کی نو قسمین ہین
تملیکی۔ تخصیصی۔ توضیحی۔ بیانی یا تمثیلی۔ تشبیہی۔ مجازی۔ ظرفی۔ اقترانی۔ نہم اضافت
بادنے ملابست س ہر ایک قسم اضافت مع تعریف و امثال تبلاؤنگا تملیکی اضافت ملک
کی ہے مالک کیطرف جیسے اسپ زید۔ تخصیصی مخصص کی ہے جانب مخصص کی جیسے
پوست انار۔ توضیحی اضافت موضح جانب موضح ہو جیسے شہر بصرہ۔ بیانی جسمین مضاف الیہ
حقیقت اور مادہ مضاف کا ہووی جیسے دیوار گل۔ تشبیہی یہہ اضافت مشبہ بہ کی ہو جانب
مشبہ کی جیسے نرگس چشم۔ مجازی اس اضافت مین اثبات مضاف کا نسبت مضاف
الیہ کی بطور فرضی ہوا کرتا ہی جیسے سر ہوش۔ ظرفی اس اضافت مین مظروف مضاف
ہوتا ہی اور ظرف مضاف الیہ جیسے آب دریا۔ اقترانی اس اضافت مین مضاف مضاف الیہ
کے معنی کے ساتھہ اقتران معنوی رکھتا ہو جیسے نامہ عنایت۔ اضافت بادنے ملابست
یعنی ایک اسم کو دوسرے کی ساتھہ تھوڑی مناسبت سے منسوب کرنا جیسے یاران ہا۔ تنبیہ
یہہ بیان بموجب قواعد فارسی مروجہ حال کے لکھا گیا بلکہ بعض کتابون مین ایک قسم
اضافت کی زیادہ لکھی ہو یعنی اضافت ابنی جسمین مضاف اور مضاف الیہ کے
درمیان لفظ ابن مقدر رہتا ہے جیسے بو علی سینا یعنی بو علی بن سینا۔ اسصورت مین
قسمین دس ہوئین مگر ارباب تحقیق کے نزدیک اضافت کی قسمین چار ہین ایک تملیکی
دوم تخصیصی سوم بیانی چہارم ظرفی ان اہل تحقیق کے نزدیک چوتھی اور پانچوین اور
چھٹی اور آٹھوین اور نوین اور دسوین قسمین اضافت تخصیصی مین داخل ہین اور بیانی
وہ ہے کہ اسمین مضاف سی کہہ غرض نہو مضاف الیہ مقصود ہو جیسے وقت شب عروس
فلک از زیور ستارگان محلی شد۔ یہان عروس فلک اور زیور ستارگان مین اضافت بیانی

ہی یعنی مقصود یہہ ہی کہ فلک ستارون سی مزین ہوا یہہ اضافت پہلی تقسیم کے بموجب
توضیحی ہے یا مجازی اور واقع مین بیانی ہی س فک اضافت کسکو کہتے ہین اور وہ
کن الفاظ مین جائز ہی ج فک اضافت کسرہٴ مضاف کے دور کرنے کو کہتے ہین اور وہ
الفاظ جنمین فک اضافت واقع ہوا ہی یہہ ہین شتر صاحب قابل دشمن عاشق پس
مالک بن مگر پہلے دو نو لفظون مین فصیح ترک کسرہ ہی اور باقیون مین سوائ الفاظ
مسموعہ کے کسرہ کا لانا فصیح ہی اور جب مضاف الیہ کو مضاف پر مقدم لے آتے ہین جہان شاہ
یا ضمیر متصل مضاف الیہ واقع ہو یا را علامت اضافت مذکور ہو تو بھی مضاف کے آخر کسرہ
نہین لاتے ہین س کیسی اسما کے آخر وقت اضافت کی زیادہ کر دیتے ہین ج زید را غلام
جس اسم کے آخر الف یا واؤ آتا ہی اوسمین وقت اضافت کے ایک ی بڑھا دیتے ہین
جیسے دانائے روزگار اور خوی دوست س جس اسم کے آخر ہائی ہوز ہو اوسکا وقت اضافت
کیا حال ہی ج ایسی ہ کو ہمزہ سے بدلدیتی ہین جیسی خوشہٴ انگور س اضافت سے کیا
فائدہ ہی ج اگر مضاف الیہ معرفہ ہوتا ہی تو اضافت سے مضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہی
جیسے غلام زید کہ غلام اس صورت مین معرفہ ہے اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہوتا ہی تو اضافت
سے مضاف مین تخصیص آ جاتی ہی جیسے غلام مرد یعنی مرد کا غلام ہی عورت کا نہین پس
عام نہ رہا خاص ہو گیا س مرکب توصیفی کسے کہتے ہین ج مرکب توصیفی وہ ہی جو صفت
اور موصوف سے ملکر بنے اور صفت وہ ہی جس سے کسی اسم کی برائی یا بھلائی معلوم ہو اور
موصوف وہ جسکی برائی یا بھلائی بیان کیجاوی اور موصوف جب صفت سی مقدم آتا ہی تو
اوسکے آخر کسرہ لاتے ہین اور وقت تقدیم صفت کسرہ نہین لاتے جیسے مرد نیک اور نیکمرد
س صفت کے کے درجے ہین ج ایک ادنے جیسی شیرین دوسرا اوسط جیسے شیرین تر